

جنوبی افریقہ کی کان کنی کی صنعت طویل عرصے سے متاثر اور غیر ملکی شہریوں کے لیے روزگار کا ایک بڑا ذریعہ رہی ہے تاہم تین دہائیوں سے اس کے زوال کے بعد لاکھوں بے روزگار کان کنوں نے لنگھو کے لیے مزرہ کو کانوں میں کام کرنا شروع کر دیا ہے، جنوبی افریقہ سے تعلق رکھنے والے 52 سالہ ڈیمسو اپنے پیسے تقریباً 600 غیر قانونی طور پر زین میں زین ایک پرخطر زندگی کا نٹوں کے ساتھ زیر زمین ایک پرخطر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ تاہم یہاں زیر زمین صرف کان میں نہیں ہیں بلکہ یوں کہیں کہ یہاں ایک چھوٹا سا شہر ہے جہاں کانوں میں باقاعدہ بازاریگی آباد ہیں اور یہاں تک کہ جسم فری بھی کی جاتی ہے۔ زیر زمین سونے کی ان کانوں میں لیے ایسے جہوں کو خطرناک جرائم پیشہ لنگھو چلا رہے ہیں۔ رد عمل کے خوف سے اصل نام نہ ظاہر کرنے کی شرط پر ڈیمسو نے بتایا کہ زیر زمین زندگی بہت بدم ہے۔ اکثر لوگ یہاں آ کر زندگی گزارتے ہیں۔ کان کی ایک تہم تہم



صرف لائیں اور ڈھانچے پڑے ہیں۔ ہم اسے ڈیمسو کا قبرستان کہتے ہیں۔ ڈیمسو نے بتایا کہ کان کنی کی ایک ریشہ ڈیمسو نے جب ان کی نوکری ختم کر دی تو انھوں نے دوسری نوکری ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ تاہم غربت کا مقابلہ کرتے کرتے 20 برس گئے لیکن ان کے حالات بدے۔ پھر ڈیمسو لائیں میں ان کے لیے ایک مزرہ کانوں میں ایک لنگھو کے لیے کام کرنا شروع کر دیا۔ یہاں ماہی میں کان کنی سے منسلک ایک ریشہ ڈیمسو کی ملکیت تھی۔ جنوبی افریقہ میں غیر قانونی طور پر کان کنی کرنے والوں کو زبردستی نہیں ہے۔ ڈیمسو بتایا کہ تین مہینے کا نازیر زمین رہتے ہیں اور اپنی مدد آپ کے تحت لنگھو کے لیے سونا نمودار کاتے ہیں۔ ڈیمسو نے غیر قانونی کانوں میں کام سے اچھا خاصہ پیرسما لینے ہیں۔ برتن ماہ بعد جب ڈیمسو کان سے باہر زمین پر آتے ہیں تو اپنی حالت سے خود بے ہوش ہونے کا کچھ حصہ بلکہ ایک مہینے میں سچ کر ایک زبردستی منافع لینے ہیں۔ دن بھر کان میں مشقت کے بعد خود کو رات کو ایک بوری چھپا کر سوتے ہیں لیکن ان کی طبیعتی ملک کے دارالحکومت جوہانسبرگ میں واقع ایک گھر میں آباد وہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کے ہوتے انھوں نے بتایا کہ پھر انھوں نے غیر قانونی کان کنی کے لیے خریدنا تھا ایک لاکھ 30 ہزار رینڈ تقریباً تین چار سو روپے کے لیے اسے خریدنا تھا۔ اس کے بعد ڈیمسو اب اس قابل ہیں کہ وہ اپنے تئیں بچوں کو سکول میں تعلیم دلوا رہے ہیں جبکہ ان کی ایک بیٹی بیٹری بھی جاری

ہے۔ ڈیمسو نے بتایا کہ مجھے اپنے بیوی بچوں کا خیال رکھنا ہے اور انھیں ایک اچھی زندگی دینے کے لیے ایک طریقہ ڈھونڈنا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ایسا انداز ہے۔ روزی روٹی کمانے کے لیے انھوں نے سالوں اچھی نوکری کی تلاش کی لیکن لوٹ مار پیسے جرائم کرنے کے بجائے زیر زمین محنت کرنے کو ترجیح دیتے ہیں، جو بذات خود ایک غیر قانونی کام ہے۔ ڈیمسو جو ہانسبرگ سے 145 کلومیٹر دور واقع شل فوشین نامی ایک چھوٹے سے علاقے میں واقع ایک کان میں کام کرتے ہیں۔ حال میں یہی کان عالمی توجہ کا مرکز بنی جبہ دفاتی وزیر خزانہ سوچا ہے کہ وعدہ کیا کہ وہ زیر زمین کان میں حواں مار کر یہاں بے سیکورٹی غیر قانونی کانوں کو نکال دیں گی۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ کام لینے اقدامات لے رہے ہیں کی بدولت ان زیر زمین شہروں میں کھانے پینے اور دیگر اشیائے ضروریہ نہ مل سکیں۔ دوسرے کے مطابق کہ مجرموں کی مدد کرنی بلکہ انھیں سنانا ہے۔ متاثری پولیس کے مطابق یہاں دہلیویز گھرنی میں واقع ہے اس بارے میں عدالت نے ایک بوری فیصلہ جاری کیا ہے کہ کانوں کو خوراک اور دیگر ضروری سامان پہنچایا جاسکے۔

ڈیمسو اور دہلیویز نے اپنی کان کی ایک شناخت میں کام کرتے ہیں۔ تاہم اس تنازع کے شروع ہونے سے ایک ماہ قبل وہ یہاں سے باہر آئے تھے۔ اب ڈیمسو کو تعلق کر رہے ہیں کہ خود تلاش میں جو بھی تہہ پائی آئے گی اسی کی بنیاد پر وہاں جانے کا فیصلہ کریں گے۔ یہ تنازع تب کھڑا ہوا جب حکومت کی جانب سے غیر قانونی کانوں کے خلاف کریک ڈاؤن شروع ہوا کیونکہ اس صنعت پر مافیا لنگھو حاوی ہو چکے ہیں۔ پارلیمانی

دنیا بھر میں زیر زمین سونے کی غیر قانونی کانیں

کینیڈا کے بڑے معدنی وسائل کے چھتر میں کینیڈا مالوے نے بتایا کہ ملک کی سالوں سے غیر قانونی کان کنی کے سلسلے سے دو چار ہے۔ کانوں کی کیڈنی کو رپ، لوٹ مار اور انفراسٹرکچر کے نقصان جیسے جرائم کا خزانہ بن گئے ہیں۔ جنوبی افریقہ کے صدر سیبرل راما فوسا نے کہا کہ کان ایک کرائم سنٹر بن گیا ہے لیکن پولیس غیر قانونی کانوں کو گرفتار کرنے کے بجائے تنازع کو ختم کرنے کے لیے ان کے ساتھ بات چیت کر رہی تھی۔ انھوں نے مزید کہا کہ قانون نافذ کرنے والے حکام کے پاس معلومات ہیں کہ کچھ کان کن بھاری ہتھیاروں سے سنبھلے ہوئے ہیں۔ یہ تو سب معلوم ہے کہ جرائم پیشہ گروہ غیر قانونی کانوں کو بھرنی کرتے ہیں اور اس طرح انھیں وسیع تر منظم جرائم کا حصہ بنا رہے ہیں۔ ڈیمسو ان لاکھوں کانوں میں شامل ہیں جو گذشتہ تین دہائیوں سے جنوبی افریقہ کی کان کنی کی صنعت کے زوال سے متاثر ہیں۔ ان کانوں میں سیاہی ممالک جیسے لیڈو کے کان کن بھی شامل ہیں جو اب زہر زدہ بن کر ان مزرہ کانوں میں غیر قانونی طور پر کام کر رہے ہیں۔ جنوبی افریقہ کے ایک تحقیق ڈیویڈ وین ویک جو اس صنعت کا مطالعہ کر رہے ہیں بتاتے ہیں کہ ملک میں اس طرح کی تقریباً چھ ہزار مزرہ کانیں ہیں۔ بات کرتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ یہ کانیں بڑی سطح پر سرخسٹی کان کنی کے لیے متعلق بنیں ہیں لیکن چھوٹی سطح پر اس میں بہت فائدہ ہے۔ ڈیمسو بتاتے ہیں کہ جب وہ بطور ڈرل

انھوں نے 20 سال کی اچھی نوکری کی تلاش کی لیکن تاہم کام سے متعلق ڈیویڈ ویک کا کہنا ہے کہ ملک میں اس طرح لاکھوں کان کن ہیں جو صرف 36 ہزار تک کی معیشت کی دھڑکن بن گئے۔ انھوں نے بتایا کہ لنگھو کے سطح گاڈازن کی 24 گھنٹے حفاظت کرتے تھے، خاص طور پر لیڈو سے تعلق رکھنے والے لنگھو کے جو اپنے اسٹیل کی طاقت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ڈیمسو نے بتایا کہ سونا تلاش کرنے کے لیے چٹانوں کو توڑنے کے لیے وہ بارود کا استعمال کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آدھ ڈرامی استعمال کرتے تھے

یہ بہت خطرناک اور محنت والا کام ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ ان میں سے کئی کان اپنے پاس بہتول، چھوٹی ہندوق اور سبکی آؤٹ فیک ہتھیار رکھتے ہیں تاکہ ڈکن گروہ کے کانوں

سے اپنی حفاظت کر سکیں۔ بات کرتے ہوئے ڈیمسو نے بتایا کہ ان کے پاس بھی ایک بہتول ہوا کرتی تھی تاہم وہ اپنے لنگھو کو مہلت دے دیا کرتے تھے۔ تاہم وقت گزرتے گزرتے ان کے پاس ہتھیاروں کی کمی آتی جا رہی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ سونا تلاش کرنے کے لیے وہ اپنے چٹانوں کو توڑنے کے لیے وہ بارود کا استعمال کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آدھ ڈرامی استعمال کرتے تھے

ہے کہ ان سے توجہ زیادہ کمانے ہیں۔ اپنے گاہک کے بارے میں ان کے پاس زیادہ معلومات نہیں ہیں سوائے اس کے کہ وہ ایک سفید قام آدمی ہے جو کئی غیر قانونی صنعت میں ملوث ہے جس میں ہرسل اور پیٹے کے لوگ شامل ہیں۔ تحقیق ڈیویڈ وین ویک کا کہنا ہے کہ حکومت کانوں کو نشانہ بنا رہی ہے جبکہ جو بادشاہ ہیں وہ جو ہانسبرگ اور کیپ ٹاؤن کے سربروزوای علاقوں میں آزادی سے زندگی گزار رہے ہیں۔ جبکہ ملک کے صدر راما فوسا کا کہنا ہے کہ غیر قانونی کان کنی سے ملک کی معیشت کو برآمدات میں اربوں ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ حکومت کان کنی کی فرسٹ ساتھ کام کرتی رہے گی تاکہ مزرہ کانوں کو کھنچ طریقے سے بند کرنے یا بحال کرنے کو یقینی بنایا جاسکے۔ تاہم تحقیق وین ویک کا کہنا ہے کہ اگر حکومت غیر قانونی کانوں کے پیچھے چلی رہے گی تو ملک کا معیشتی بحران مزید بڑھ جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ غیر قانونی کان کنی کو قانونی حیثیت دے کر کانوں کو بہتر طریقوں سے منظم بنانے کی کوئی پالیسی ہونی چاہیے۔ ڈیمسو بتاتے ہیں کہ جب وہ زیر زمین کام کرنے والیں جاتے ہیں تو اپنے ساتھ ٹھن کے ڈبوں میں بیک کھانے لے جاتے ہیں تاکہ وہاں بے بازاریوں سے انھیں بھیگتوں میں کھانے پینے کی اشیاء خریدی نہ پڑے۔ انھوں نے بتایا کہ کھانے پینے کی اشیاء کے علاوہ ان بازاریوں میں کان کنی کی آؤڈر سمیت سگریٹ، مارچ اور بیڑیاں بھی ملتی ہیں۔ یہ بات اس میں لٹا کر بھی کہنے کے وقت کے ساتھ ساتھ یہاں ایک چھوٹا سا قصبہ بس گیا ہے۔ ڈیمسو کے مطابق یہاں ایک ریڈ لائٹ ڈسٹرکٹ بھی بن گئی ہے جہاں لنگھو سیکس ڈالر میں وہ زیر زمین کانوں کو کھانے پینے کے لیے ان کے پاس ساتھ لکھ بیات سے بھری چٹانوں کو کھانے کے اڑا کر اس کا پوزر بھی بناتے ہیں۔ ایک عارضی پلانٹ پر اس پوزر کو دھوا جاتا ہے اور اس میں خطرناک کیمیکل جیسے پارا اور سوڈیم سائٹرائڈ ملا کر اس میں سے سونا الگ کیا جاتا ہے۔ ڈیمسو کہتے ہیں کہ وہ اپنے حصے کا سونا 11 گرام 55 ڈالر میں فروخت کرتے ہیں جبکہ اس کی سرکاری قیمت 77 ڈالر فی گرام کے قریب ہے۔ انھوں نے بتایا کہ سونا خریدنے کے لیے ان کے پاس ایک گاہک ہیں جن سے وہ واٹس ایپ کے ذریعے رابطہ کرتے ہیں۔ پہلے مجھے ان پر اعتبار نہیں تھا کیونکہ میں ان سے کئی بار ملتا تھا اس لیے میں نے انھیں پولیس سٹیشن کی کار پارکنگ میں بلایا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہاں میں محفوظ ہوں۔ اب میں کئی بھی کار پارکنگ سٹیشن ان سے مل گیا ہوں۔ ہمارے پاس دن دن کانے والی ایک مشین ہے۔ ہم ہاتھوں ہاتھ سونے کا وزن ہوتے ہیں اور میں ان سے دو سونا دے دیتا ہوں۔ بدلے میں وہ سونا دے دیتے ہیں۔ ڈیمسو نے بتایا کہ اس طرح وہ 3800 ڈالر سے لے کر 5500 ڈالر تک کما لیتے ہیں۔ یہ رقم ہم تین ماہ بعد ہاتھ میں لیتی ہیں۔ اس کی سالانہ آمدنی 15 ہزار 500 ڈالر سے لے کر 22 ہزار ڈالر کے درمیان ہے۔ یہ سالانہ آمدنی اس تنخواہ سے کہیں زیادہ ہے جو انھیں قانونی کان کنی کے لیے 2700 ڈالر کی تنگ میں ملتی تھی۔ ڈیمسو کو تو نہیں جانتے کہ لنگھو لیزڈر کتنا کمانے میں لیکن انھیں اتنا ضرور معلوم

ہے کہ ان سے توجہ زیادہ کمانے ہیں۔ اپنے گاہک کے بارے میں ان کے پاس زیادہ معلومات نہیں ہیں سوائے اس کے کہ وہ ایک سفید قام آدمی ہے جو کئی غیر قانونی صنعت میں ملوث ہے جس میں ہرسل اور پیٹے کے لوگ شامل ہیں۔ تحقیق ڈیویڈ وین ویک کا کہنا ہے کہ حکومت کانوں کو نشانہ بنا رہی ہے جبکہ جو بادشاہ ہیں وہ جو ہانسبرگ اور کیپ ٹاؤن کے سربروزوای علاقوں میں آزادی سے زندگی گزار رہے ہیں۔ جبکہ ملک کے صدر راما فوسا کا کہنا ہے کہ غیر قانونی کان کنی سے ملک کی معیشت کو برآمدات میں اربوں ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ حکومت کان کنی کی فرسٹ ساتھ کام کرتی رہے گی تاکہ مزرہ کانوں کو کھنچ طریقے سے بند کرنے یا بحال کرنے کو یقینی بنایا جاسکے۔ تاہم تحقیق وین ویک کا کہنا ہے کہ اگر حکومت غیر قانونی کانوں کے پیچھے چلی رہے گی تو ملک کا معیشتی بحران مزید بڑھ جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ غیر قانونی کان کنی کو قانونی حیثیت دے کر کانوں کو بہتر طریقوں سے منظم بنانے کی کوئی پالیسی ہونی چاہیے۔ ڈیمسو بتاتے ہیں کہ جب وہ زیر زمین کام کرنے والیں جاتے ہیں تو اپنے ساتھ ٹھن کے ڈبوں میں بیک کھانے لے جاتے ہیں تاکہ وہاں بے بازاریوں سے انھیں بھیگتوں میں کھانے پینے کی اشیاء خریدی نہ پڑے۔ انھوں نے بتایا کہ کھانے پینے کی اشیاء کے علاوہ ان بازاریوں میں کان کنی کی آؤڈر سمیت سگریٹ، مارچ اور بیڑیاں بھی ملتی ہیں۔ یہ بات اس میں لٹا کر بھی کہنے کے وقت کے ساتھ ساتھ یہاں ایک چھوٹا سا قصبہ بس گیا ہے۔ ڈیمسو کے مطابق یہاں ایک ریڈ لائٹ ڈسٹرکٹ بھی بن گئی ہے جہاں لنگھو سیکس ڈالر میں وہ زیر زمین کانوں کو کھانے پینے کے لیے ان کے پاس ساتھ لکھ بیات سے بھری چٹانوں کو کھانے کے اڑا کر اس کا پوزر بھی بناتے ہیں۔ ایک عارضی پلانٹ پر اس پوزر کو دھوا جاتا ہے اور اس میں خطرناک کیمیکل جیسے پارا اور سوڈیم سائٹرائڈ ملا کر اس میں سے سونا الگ کیا جاتا ہے۔ ڈیمسو کہتے ہیں کہ وہ اپنے حصے کا سونا 11 گرام 55 ڈالر میں فروخت کرتے ہیں جبکہ اس کی سرکاری قیمت 77 ڈالر فی گرام کے قریب ہے۔ انھوں نے بتایا کہ سونا خریدنے کے لیے ان کے پاس ایک گاہک ہیں جن سے وہ واٹس ایپ کے ذریعے رابطہ کرتے ہیں۔ پہلے مجھے ان پر اعتبار نہیں تھا کیونکہ میں ان سے کئی بار ملتا تھا اس لیے میں نے انھیں پولیس سٹیشن کی کار پارکنگ میں بلایا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہاں میں محفوظ ہوں۔ اب میں کئی بھی کار پارکنگ سٹیشن ان سے مل گیا ہوں۔ ہمارے پاس دن دن کانے والی ایک مشین ہے۔ ہم ہاتھوں ہاتھ سونے کا وزن ہوتے ہیں اور میں ان سے دو سونا دے دیتا ہوں۔ بدلے میں وہ سونا دے دیتے ہیں۔ ڈیمسو نے بتایا کہ اس طرح وہ 3800 ڈالر سے لے کر 5500 ڈالر تک کما لیتے ہیں۔ یہ رقم ہم تین ماہ بعد ہاتھ میں لیتی ہیں۔ اس کی سالانہ آمدنی 15 ہزار 500 ڈالر سے لے کر 22 ہزار ڈالر کے درمیان ہے۔ یہ سالانہ آمدنی اس تنخواہ سے کہیں زیادہ ہے جو انھیں قانونی کان کنی کے لیے 2700 ڈالر کی تنگ میں ملتی تھی۔ ڈیمسو کو تو نہیں جانتے کہ لنگھو لیزڈر کتنا کمانے میں لیکن انھیں اتنا ضرور معلوم

انھوں نے 20 سال کی اچھی نوکری کی تلاش کی لیکن تاہم کام سے متعلق ڈیویڈ ویک کا کہنا ہے کہ ملک میں اس طرح لاکھوں کان کن ہیں جو صرف 36 ہزار تک کی معیشت کی دھڑکن بن گئے۔ انھوں نے بتایا کہ لنگھو کے سطح گاڈازن کی 24 گھنٹے حفاظت کرتے تھے، خاص طور پر لیڈو سے تعلق رکھنے والے لنگھو کے جو اپنے اسٹیل کی طاقت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ڈیمسو نے بتایا کہ سونا تلاش کرنے کے لیے چٹانوں کو توڑنے کے لیے وہ بارود کا استعمال کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آدھ ڈرامی استعمال کرتے تھے

انھوں نے 20 سال کی اچھی نوکری کی تلاش کی لیکن تاہم کام سے متعلق ڈیویڈ ویک کا کہنا ہے کہ ملک میں اس طرح لاکھوں کان کن ہیں جو صرف 36 ہزار تک کی معیشت کی دھڑکن بن گئے۔ انھوں نے بتایا کہ لنگھو کے سطح گاڈازن کی 24 گھنٹے حفاظت کرتے تھے، خاص طور پر لیڈو سے تعلق رکھنے والے لنگھو کے جو اپنے اسٹیل کی طاقت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ڈیمسو نے بتایا کہ سونا تلاش کرنے کے لیے چٹانوں کو توڑنے کے لیے وہ بارود کا استعمال کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آدھ ڈرامی استعمال کرتے تھے



انھوں نے 20 سال کی اچھی نوکری کی تلاش کی لیکن تاہم کام سے متعلق ڈیویڈ ویک کا کہنا ہے کہ ملک میں اس طرح لاکھوں کان کن ہیں جو صرف 36 ہزار تک کی معیشت کی دھڑکن بن گئے۔ انھوں نے بتایا کہ لنگھو کے سطح گاڈازن کی 24 گھنٹے حفاظت کرتے تھے، خاص طور پر لیڈو سے تعلق رکھنے والے لنگھو کے جو اپنے اسٹیل کی طاقت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ڈیمسو نے بتایا کہ سونا تلاش کرنے کے لیے چٹانوں کو توڑنے کے لیے وہ بارود کا استعمال کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آدھ ڈرامی استعمال کرتے تھے

انھوں نے 20 سال کی اچھی نوکری کی تلاش کی لیکن تاہم کام سے متعلق ڈیویڈ ویک کا کہنا ہے کہ ملک میں اس طرح لاکھوں کان کن ہیں جو صرف 36 ہزار تک کی معیشت کی دھڑکن بن گئے۔ انھوں نے بتایا کہ لنگھو کے سطح گاڈازن کی 24 گھنٹے حفاظت کرتے تھے، خاص طور پر لیڈو سے تعلق رکھنے والے لنگھو کے جو اپنے اسٹیل کی طاقت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ڈیمسو نے بتایا کہ سونا تلاش کرنے کے لیے چٹانوں کو توڑنے کے لیے وہ بارود کا استعمال کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آدھ ڈرامی استعمال کرتے تھے

انھوں نے 20 سال کی اچھی نوکری کی تلاش کی لیکن تاہم کام سے متعلق ڈیویڈ ویک کا کہنا ہے کہ ملک میں اس طرح لاکھوں کان کن ہیں جو صرف 36 ہزار تک کی معیشت کی دھڑکن بن گئے۔ انھوں نے بتایا کہ لنگھو کے سطح گاڈازن کی 24 گھنٹے حفاظت کرتے تھے، خاص طور پر لیڈو سے تعلق رکھنے والے لنگھو کے جو اپنے اسٹیل کی طاقت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ڈیمسو نے بتایا کہ سونا تلاش کرنے کے لیے چٹانوں کو توڑنے کے لیے وہ بارود کا استعمال کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آدھ ڈرامی استعمال کرتے تھے



پاکستانی بندرگاہوں کی اہمیت

انھوں نے 20 سال کی اچھی نوکری کی تلاش کی لیکن تاہم کام سے متعلق ڈیویڈ ویک کا کہنا ہے کہ ملک میں اس طرح لاکھوں کان کن ہیں جو صرف 36 ہزار تک کی معیشت کی دھڑکن بن گئے۔ انھوں نے بتایا کہ لنگھو کے سطح گاڈازن کی 24 گھنٹے حفاظت کرتے تھے، خاص طور پر لیڈو سے تعلق رکھنے والے لنگھو کے جو اپنے اسٹیل کی طاقت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ڈیمسو نے بتایا کہ سونا تلاش کرنے کے لیے چٹانوں کو توڑنے کے لیے وہ بارود کا استعمال کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آدھ ڈرامی استعمال کرتے تھے

انھوں نے 20 سال کی اچھی نوکری کی تلاش کی لیکن تاہم کام سے متعلق ڈیویڈ ویک کا کہنا ہے کہ ملک میں اس طرح لاکھوں کان کن ہیں جو صرف 36 ہزار تک کی معیشت کی دھڑکن بن گئے۔ انھوں نے بتایا کہ لنگھو کے سطح گاڈازن کی 24 گھنٹے حفاظت کرتے تھے، خاص طور پر لیڈو سے تعلق رکھنے والے لنگھو کے جو اپنے اسٹیل کی طاقت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ڈیمسو نے بتایا کہ سونا تلاش کرنے کے لیے چٹانوں کو توڑنے کے لیے وہ بارود کا استعمال کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آدھ ڈرامی استعمال کرتے تھے

انھوں نے 20 سال کی اچھی نوکری کی تلاش کی لیکن تاہم کام سے متعلق ڈیویڈ ویک کا کہنا ہے کہ ملک میں اس طرح لاکھوں کان کن ہیں جو صرف 36 ہزار تک کی معیشت کی دھڑکن بن گئے۔ انھوں نے بتایا کہ لنگھو کے سطح گاڈازن کی 24 گھنٹے حفاظت کرتے تھے، خاص طور پر لیڈو سے تعلق رکھنے والے لنگھو کے جو اپنے اسٹیل کی طاقت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ڈیمسو نے بتایا کہ سونا تلاش کرنے کے لیے چٹانوں کو توڑنے کے لیے وہ بارود کا استعمال کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آدھ ڈرامی استعمال کرتے تھے

انھوں نے 20 سال کی اچھی نوکری کی تلاش کی لیکن تاہم کام سے متعلق ڈیویڈ ویک کا کہنا ہے کہ ملک میں اس طرح لاکھوں کان کن ہیں جو صرف 36 ہزار تک کی معیشت کی دھڑکن بن گئے۔ انھوں نے بتایا کہ لنگھو کے سطح گاڈازن کی 24 گھنٹے حفاظت کرتے تھے، خاص طور پر لیڈو سے تعلق رکھنے والے لنگھو کے جو اپنے اسٹیل کی طاقت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ڈیمسو نے بتایا کہ سونا تلاش کرنے کے لیے چٹانوں کو توڑنے کے لیے وہ بارود کا استعمال کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آدھ ڈرامی استعمال کرتے تھے



